

## روزے دار کو کھاتے پیتے دیکھا تو یاد دلانا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی بوڑھا روزے کی حالت میں کچھ کھا پی رہا ہو، تو اُسے یاد نہ کروایا جائے، البتہ جوان کھا پی رہا ہو تو ضرور خبردار کریں۔ اس پر دو سوال ہیں۔ (1) اگر جوان کو یاد نہ کروایا، تو کیا گناہ بھی ملے گا؟ (2) اگر کوئی جوان ہو، مگر کمزور بہت زیادہ ہو، یعنی کسی شدید مرض میں مبتلا رہا ہو اور اب حال میں ہی تندرستی نصیب ہوئی ہو، مگر بدن بہت جلدی نقاہت یا کمزوری محسوس کرتا ہو، اگر ایسا جوان کھا یا پی رہا ہو، تو کیا اُسے یاد کروانا بھی منع ہے؟

جواب

حکم شرعی یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار کھاتا پیتا نظر آئے اور وہ روزہ دار ایسا کمزور ہو کہ اگر یہ یاد دلائے گا، تو وہ کھانا پینا چھوڑ دے گا، لیکن کھانا پینا چھوڑنے کے سبب کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ مکمل کرنا نہایت دشوار ہو جائے گا اور اگر کھا پی لے گا، تو روزہ آسانی سے مکمل کر سکے گا، تو ایسے کمزور شخص کو اُس کا روزے سے ہونا یاد نہ کروانا بہتر ہے، بلکہ اُسے کھانے پینے میں مشغول رہنے دینا چاہیے۔ البتہ اگر کوئی صحت مند ہے، یعنی اُس کی بیان کردہ کیفیت نہیں ہے، اگر ایسا شخص کھا پی رہا ہو، تو اُسے خبردار کرنا اور روزہ یاد کروانا واجب ہے۔ اگر دیکھنے والا یاد نہیں کروائے گا تو گنہگار ہو گا۔

یاد رکھیں کہ فقہائے کرام نے اس مسئلے میں جوان اور بوڑھے کی تقسیم اکثری کیفیت کے اعتبار سے کی ہے، کیونکہ عموماً کمزوری والی کیفیت بوڑھے اور صحت مندی کی حالت جوان کی ہوتی ہے، لہذا اس مسئلہ میں حقیقی دار و مدار کسی شخص کی صحت مندی یا کمزوری پر ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی جوان عمر ہی ایسا کمزور ہو کہ اُسے یاد کروا کر کھانے پینے سے روکنا اُس کے بقیہ دن کے لیے سخت آزمائش اور تکلیف کا سبب بن جائے۔ لہذا

صورتِ مسئلہ میں اگر جوان شخص ایسی کمزوری کی کیفیت میں ہے کہ جسے اوپر بیان کیا جا چکا، تو اُسے یاد نہ کروانا بہتر ہے۔

روزہ یاد کروانے یا نہ کروانے کا دارومدار اُس شخص کی صحت مندی یا کمزوری پر ہوتا ہے، چنانچہ شیخ مخدوم ہاشم ٹھٹھوی حنفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (وِصال: 1174ھ / 1760ء) نے لکھا:

وإن كان شاباً يقوى على الصوم يكره أن لا يخبره، والظاهر أنها تحريمية، كذا في البحر الرائق، والمدارفي ذلك على الضعف، ولا فرق بين أن يكون شيخاً أو شاباً، والتقيد بالشيوخوخة والشباب في بعض العبارات ليس احترازيابل اتفاقياً، ولذا تركه المحقق ابن الهمام رحمه الله

ترجمہ: اگر وہ شخص جوان ہو اور روزے کی قوت و طاقت بھی رکھتا ہو، تو اُس کو مطلع نہ کرنا مکروہ ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے، جیسا کہ بحر الرائق میں ہے۔ اس مسئلے کا دارو مدار کمزوری پر ہے۔ اس میں بوڑھے اور جوان ہونے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ بعض عبارات فقہاء میں جو بڑھاپے اور جوانی کی قید لگائی گئی ہے، وہ احترازی نہیں، بلکہ اتفاقی ہے، اسی لیے علامہ ابن ہمام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اس قید کو چھوڑ دیا ہے۔ (مظہر الانوار فی مسائل الصیام، صفحہ 309، دار النعمی للنشر والتوزیع)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (وِصال: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: کسی روزہ دار کو ان افعال (کھانا، پینا، جماع) میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا، مگر جب کہ وہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا، تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر لے گا، تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ بعض مشائخ نے کہا: جوان کو دیکھے تو یاد دلادے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کہ جوان اکثر قوی ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور اور اصل حکم یہ ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت و ضعف کا لحاظ ہے، لہذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی ہو تو یاد دلانا واجب۔ (بھار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 981، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجيب: مفتي محمد قاسم عطاري

فتوى نمبر: FSD-9843

تاريخ اجراء: 15 رمضان المبارک 1447ھ / 05 مارچ 2026ء